بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## الجواب حامدا و مصليا

(۱، ۲، ۳)۔۔۔داڑھی کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ داڑھی رکھنا واجب ہے اور کاٹنا ناجائز ہے اور ایک مشت (مٹھی) سے کم ہونے کی صورت میں کتروانا بھی ناجائز ہے، ائمہ اربعہ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ رحمہم اللہ تعالیٰ سب کا اس پر اتفاق ہے، تصریحات ذیل میں ملاحظہ ہوں:

### حنفی مذہب:

يحرم على الرجل قطع لحيته والمعنى المؤثر التشبه بالرجال---وأما الأخذ منها وهي دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه أحد (الدر المختار و فتح القدير (6/ 407)

داڑھی کاٹنا حرام ہے، اور اس حال میں کہ ایک مٹھی سے کم ہو، کترنا کسی کے یہاں مباح نہیں۔

### مالکی مذہب:

مذہب السادة المالكية حرمة حلق اللحية و كذا قصها اذا كان يحصل به مثلة (الابداع فی منار الابتداع)

داڑھی کا منڈانا اور کٹانا حرام ہے جب کہ اس سے مثلہ ہو جائے۔

### شافعی مذہب:

فی شرح العباب قال الاذرعی الصواب تحريم حلقها جملة لغير علة بها و قال ابن الرفعة بان الشافعی رحمه الله نص فی الام على التحريم

بلا عذر داڑھی کا منڈانا حرام ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے کتاب الامّ میں اس کی تصریح کی ہے۔

### حنبلی مذہب:

منهم من صرح بان المعتمد حرمة حلقها و منهم من صرح بالحرمة و لم يحك خلافا كصاحب الانصاف يعلم ذالک من شرح المنتهى و شرح منظومة الادب و غيرها

داڑھی کا منڈانا حرام ہے اس پر تصریح کی، اور اس کی حرمت پر بھی تصریح کی اور کسی کا خلاف نقل نہیں کیا۔

دارالافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

ان تصریحات سے داڑھی کے مسئلہ کی اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے، کسی چیز پر مذاہب اربعہ کے اتفاق کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ امتِ محمدیہ میں کوئی بھی اس کا مخالف نہیں، اور اگر ہو تو اس کا اختلاف ناقابلِ التفات ہے۔(جواہر الفقہ: ۷/۱۵۹)

حضورِ اکرم ﷺ سے لحیہ شریفہ کے زائد بالوں کا قطع کرانا ثابت ہے، آپ ﷺ لمبائی اور چوڑائی سے زائد بالوں کو کاٹ دیا کرتے تھے۔(جواہر الفقہ: ۷/۱۶۵)

سنن الترمذی (9/ 428):

حدثنا هناد حدثنا عمر بن هارون عن أسامة بن زيد عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأخذ من لحيته من عرضها وطولها

رد المحتار (7/ 474):

هكذا { عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه كان يأخذ من اللحية من طولها وعرضها } أورده أبو عيسى يعني الترمذي في جامعه ا هـ ومثله في المعراج وقد نقله عنها في الفتح

(۴، ۵)۔۔۔ داڑھی منڈوانے والا یا کتروا کر ایک مشت سے کم کرنے والا شخص ظاہراً فاسق ہے اور فاسق کو اپنے اختیار سے امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، اس لئے اہلِ محلہ کا ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام مقرر کرنا جائز نہیں، تاہم اگر ایسا شخص امام بن جائے یا انتظامیہ نے امام بنا دیا ہو تو اگر بآسانی ممکن ہو تو کسی دوسری مسجد میں صالح امام کے پیچھے نماز پڑھ لینا چاہئے، لیکن اگر کسی دوسری جگہ بھی صالح امام میسر نہ ہو یا وہاں جانا آسان نہ ہو تو جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے ایسے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے بہتر ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ حکم میں تمام مقتدی برابر ہیں، چاہے وہ حنفی مسلک سے تعلق رکھے یا کسی اور مسلک سے۔

في البحر الرائق – (1 / 369) :

قوله ( وكره إمامة العبد والأعرابي والفاسق والمبتدع والأعمى وولد الزنا ) بيان للشيئين الصحة والكراهة–أما الصحة فمبنية على وجود الأهلية للصلاة مع أداء الأركان وهما موجودان من غير نقص في الشرائط والأركان ومن السنة حديث صلوا خلف كل بر وفاجر

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

وفی الفتاوی الھندیة – (1 / 85) :

والجوز إمامة الأعرابي والأعمى والعبد وولد الزنا والفاسق كذا في الخلاصة إلا أنها تكره هكذا في المتون۔

وفی بدائع الصنائع – (1 / 156) :

فصل وأما بيان من يصلح للإمامة في الجملة فهو كل عاقل مسلم حتى تجوز إمامة العبد والأعرابي والأعمى وولد الزنا والفاسق وهذا قول العامة وقال مالك لا تجوز الصلاة خلف الفاسق ووجه قوله إن الإمامة من باب الأمانة والفاسق خائن ولهذا لا شهادة له لكون الشهادة من باب الأمانة ولنا ما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال صلوا خلف من قال لاإله إلا الله وقوله صلى الله عليه وسلم صلوا خلف كل بر وفاجر

(۲)۔۔۔ سوال میں ذکر کردہ " صحیح بخاری "اور "الثقات لابن حبان" کی جن روایتوں میں صحابہ کرام (حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما) کے بارے میں مذکور ہے کہ وہ داڑھی کاٹتے تھے، وہ روایات صحیح ہیں۔

نیز ان حضرات سے جو داڑھی کا کاٹنا ثابت ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مشت سے زائد بالوں کو کاٹتے تھے، اسلئے کہ جن روایات میں یہ مذکور ہے کہ وہ داڑھی کاٹتے تھے وہاں ایک مشت سے زائد بالوں کا کاٹنا مذکور ہے، اور کسی ایک روایت میں بھی یہ مذکور نہیں ہے کہ انہوں نے ایک مشت سے کم داڑھی کاٹی (کتروائی) ہو۔

صحيح البخاري بابتقليمالأظفار (7/ 160)

حدثنا محمد بن منهال، حدثنا يزيد بن زريع، حدثنا عمر بن محمد بن زيد، عن نافع، عن ابن عمر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " خالفوا المشركين: وفروا اللحى، وأحفوا الشوارب " وكان ابن عمر: «إذا حج أو اعتمر قبض على لحيته، فما فضل أخذه»

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکین کی مخالفت کرو، داڑھیوں کو بڑھاؤ، اور مونچھوں کے کٹوانے میں مبالغہ کرو، حضرت ابن عمرؓ جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو مٹھی میں لے کر ایک مشت سے زائد کو کتروا دیتے تھے۔

(جاری ہے۔۔۔)

Scanned by CamScanner

**الموسوعة الفقهية (35، 224):**

وذهب آخرون منهم الحنفية والحنابلة إلى أنه إذا زاد طول اللحية عن القبضة يجوز أخذ الزائد ، لما ثبت أن ابن عمر رضي الله عنهما كان إذا حلق رأسه في حج أو عمرة أخذ من لحيته وشاربه (1) ، وفي رواية "كان إذا حج أو اعتمر قبض على لحيته ، فما فضل أخذه"

**عمدة القاري شرح صحيح البخاري (32/ 66، بترقيم الشاملة آليا)**

وروي عن عمر رضي الله عنه أنه رأى رجلا قد ترك لحيته حتى كبرت فأخذ يجذبها ثم قال ائتوني بجلمتين ثم أمر رجلا فجزما تحت يده ثم قال إذهب فأصلح شعرك أو أفسده يترك أحدكم نفسه حتى كأنه سبع من السباع وكان أبو هريرة يقبض على لحيته فيأخذ ما فضل وعن ابن عمر مثله

**شرح صحيح البخارى . لابن بطال (9/ 147):**

وكان أبو هريرة يقبض على لحيته فيأخذ مافضل ، وعن ابن عمر مثله .

**مصنف ابن أبي شيبة (8/ 374):**

قال : كان أبو هريرة يقبض على لحيته ، ثم يأخذ ما فضل عن القبضة.

**الثقات لابن حبان (7/ 224):**

عمرو بن أيوب بن أبي زرعة بن عمرو بن جرير البجلي أخو يحيى بن أيوب وجرير بن أيوب يروى عن جده أبي زرعة بن عمرو قال كان أبو هريرة يقبض على لحيته ثم يأخذ ما تحت القبضة من لحيته... والله سبحانه وتعالى اعلم بالصواب

ضیاء الحق

ضیاء الحق عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۷/جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ

۱۸/اپریل ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

اصغر علی ربانی

۷ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۷/۶/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

۷/۶/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۷/۶/۱۴۳۴ھ

دار الافتاء ۱۵/۵۲۶

Scanned by CamScanner